اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

دلیل و برہان کے سایے تلے لکھی گئی
ایک چشم کشا تحریر

صلوٰۃ وسلام پر اعتراض

آخر کیوں ؟

از

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ۔ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

دلیل و برہان کے سایے تلے لکھی گئی
ایک چشم کشا تحریر

صلوٰۃ وسلام پر اعتراض

آخر کیوں؟

از

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ۔ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب .... صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟

تصنیف .... علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

تاریخ اشاعت اول .... یکم اپریل ۱۹۹۸ء

اشاعت سوم .... ۱۵ جنوری ۲۰۰۱ء

اشاعت چہارم .... ۲۵ اپریل ۲۰۰۵ء

صفحات ۳۲

تعداد .... گیارہ سو

کمپوزنگ .... ورڈ میکر لاہور (فون: 7231391)

ہدیہ .... [redacted] روپے

ناشر .... مرکز البحوث الاسلامی داروغہ والا لاہور

باہتمام .... شیخ محمد سرور اویسی

ملنے کے پتے :

- ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
- شبیر برادرز لاہور
- مکتبہ جمال کرم لاہور
- رضا ورائٹی لاہور
- فرید بک سٹال لاہور
- مسلم کتابوی لاہور
- پروگریسو بکس لاہور
- مکتبہ نبویہ لاہور
- سنی کتب خانہ لاہور
- مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
- مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ
- مکتبہ مہریہ رضویہ سکہ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام

مومن پورہ داروغہ والا لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میری یہ تحریر ہے:-

☆ ان جبینوں کے نام جو صرف بارگاہِ ایزدی میں جھکتی ہیں۔

☆ ان دلوں کے نام جو محبتِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں دھڑکتے ہیں۔

☆ ان زبانوں کے نام جو ربِ ذوالجلال کی تسبیح و تحلیل اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں مصروف رہتی ہیں۔

☆ ان اقلام کے نام جو شعائرِ اسلام کے تحفظ کے لیے قرطاس پیمائی کرتی ہیں۔

☆ ان تعلیمات کے نام جو قرآن و سنت کی صحیح آگہی کی نقیب ہیں۔

☆ ان افکار کے نام جن کی محرابیں راست سمت میں ہیں۔

☆ ان عقائد کے نام جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر آج تک جمہورِ امت اپنائے ہوئے ہیں۔

☆ ان نظریات کے نام جو الحاد کی آندھیوں میں بھی بے غبار ہیں۔

☆ ان جذبات کے نام جن کی تمازت غیرتِ ایمانی کی عکاس ہے۔

☆ ان خیالات کے نام جنہیں درِ حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ہی خیال رہتا ہے۔

☆ ان عقیدتوں کے نام جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

☆ ان الفتوں کے نام جن کے جلوس سوئے حجاز چلتے ہیں۔

☆ ان سنگریزوں کے نام جنہوں نے دعوتِ حق کا کارواں مکہ شریف سے چلتے دیکھا۔

☆ ان فضاؤں کے نام جو محبوبِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گفتگو کی مٹھاس سے آج تک میٹھی لگتی ہیں۔

☆ ان ہواؤں کے نام جو گنبدِ خضریٰ کو جا کر چوم لیتی ہیں۔

مسلمانو!

صحیح عقیدہ اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔

کیونکہ عقیدہ کے بغیر عمل کی کوئی حیثیت نہیں۔

کیونکہ صحتِ عقیدہ ہی سے صحتِ عمل کا خمیر اٹھتا ہے۔

کیونکہ نیک سیرت کے خدوخال صحتِ عقیدہ ہی سے ابھرتے ہیں۔

کیونکہ یقینِ محکم ہی عمل پیہم کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسا مرض ہے جو انسان کو قبل از موت ہی مار دیتا ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی فکری آلودگی ہے جس سے آئینہ ادراک دھندلا اور لوحِ دل سیاہ ہو جاتی ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسا اندھیرا ہے جو آفتاب نصف النہار سے بھی کافور نہیں ہوتا۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسی گندگی ہے جس کا محل ظاہر کی بجائے باطن ہے۔

کیونکہ بدعقیدگی ایسا حدث ہے جو وضو کیا' کئی بار غسل سے بھی دور نہیں ہوتا۔

کیونکہ باطل عقائد کی بو میں اعمال صالح جھلس جاتے ہیں جیسے آگ کے شعلوں میں کاغذ کے پرزے۔

محمد اشرف آصف جلالی

اسلامی مملکت میں درودو سلام پر اعتراض کی ناپاک جسارت کیوں؟

پاک سرزمین کی شاہراہوں پر لگے ہوئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ کے بورڈز سے متعلق ماہنامہ ''صوت العرب'' لاہور کے ایڈیٹر مولوی زبیر احمد ظہیر کی شرانگیز تحریر کا علمی محاسبہ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انسان اپنی زندگی سمیت جتنی نعمتوں سے بھی لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ تمام نعمتیں اُسے خالق کائنات جل جلالہٗ کی طرف سے سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان نعمتوں کے حصول پر اظہار تشکر کے لیے جہاں منعم حقیقی جل جلالہ کے حضور کلمات شکر کی ادائیگی ضروری ہے وہاں جس وسیلہ جلیلہ سے نعمتوں کا حصول ہوا اس کی بارگاہ میں حد یہ درود و سلام بھیجنا آداب شکر سے ہے۔

بلکہ خالق کائنات جل جلالہ کا اس بارے میں مستقل حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (الاحزاب آیات: ۵۶)

ترجمہ: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"

نیز متعدد احادیث کے اندر بھی درود و سلام کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔

مذکورہ آیت کریمہ میں امر کے دو صیغے ہیں۔ ایک ہے صلوا اور دوسرا سلموا صلوا

صلوٰۃ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے دعا۔

جوہری نے کہا ہے الصلاۃ الدعا (صحاح ٦' ٢٤٠٢)

امام ابوزکریا نووی کہتے ہیں۔

الصلوۃ فی اللغۃ الدعا ھذا قول جماھیر العلماء من اھل اللغۃ والفقہ وغیر ھم. (تہذیب الاسماء واللغات' القسم الثانی ١٧٩١)

نیز امام نووی نے کہا **الصلوٰۃ من اللہ رحمۃ و من الملئکۃ استغفار و من الادمی تضرع و دعا** اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے مراد رحمت ہے۔ فرشتوں کی صلوٰۃ سے مراد استغفار ہے اور آدمی کی صلوٰۃ سے مراد تضرع اور دعا ہے۔

آیت کریمہ میں صلوٰ اور سلموا میں صلوٰۃ وسلام کا امر ہے۔ صلوٰۃ علی النبی کا مفہوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعائے رحمت کرنا ہے اور سلام علی النبی کا مطلب دعائے سلامتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ ہر وہ مقدس عبارت ہے جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دعائیہ کلمات کا ذکر ہو۔

صلوٰ سے جس صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے وہ صلوٰۃ مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کسی ایک صیغہ یا عبارت سے مقید نہیں کیا اور نہ ہی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تاکید کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہو صرف ان الفاظ کے ساتھ مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اگر ان کے علاوہ پڑھو گے تو وہ درود نہیں ہو گا یا وہ قبول نہیں ہو گا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین' آئمہ محدثین' مفسرین' فقہا' اور اولیاء نے صلوٰۃ کے مطلق ہونے کا عقیدہ رکھا ہے۔ (دلائل آگے آرہے ہیں)

جب خالق کائنات جل جلالہ' نے صلوٰۃ علی النبی کو صلوٰۃ ابراہیمی سے مقید نہیں کیا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے تو اور کسی کو اختیار ہی نہیں کہ وہ قرآن مجید کے مطلق حکم کو مقید کر سکے۔ جو شخص یہ کہے کہ صرف درود ابراہیمی پڑھو یا چند عبارات کے ساتھ اس حکم کو مقید کرنے کی کوشش کرے۔ اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا اور اس کی تقیید باطل ہے اور "شرعاً" اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ملاحظہ

فرمایئے حدیث شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتی ہیں۔

قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال اما بعد فما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ ما کان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل و ان کان مائۃ شر .

(مشکوٰۃ: ۲۴۹، مسلم کتاب العتق ص ۴۹۴)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا (بعد از حمد وثنا) ان لوگوں کا کیا حال ہے جو کتاب اللہ میں ایسی شرائط لگاتے ہیں۔ جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں جو شرط کتاب اللہ میں موجود نہیں ہے وہ باطل ہے اگر چہ وہ سو شرائط بھی ہوں۔

کتنے واضح انداز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بد نہاد لوگوں کا رد فرمایا جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے شرائط کا اضافہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی شرائط کو باطل قرار دیا خواہ کوئی ایسی سو شرائط بھی لگائے وہ تمام باطل ہیں۔ حکم شرعی پر ان سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

زبیر احمد ظہیر صاحب نے یہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے کہ درود شریف صرف درود ابراہیمی ہے یا پھر چند دیگر جو کتب حدیث میں ملتے ہیں ان کے علاوہ جو درود ہیں وہ درود ہی نہیں اور نہ ان کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ مولوی زبیر کی ساری کوشش کتاب اللہ کے ایک مطلق کو مقید کرنے کے بارے میں ہے اور کتاب اللہ کے حکم کیساتھ اپنی طرف سے شرط لگانے پر ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی مذمت فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ما بال رجال الخ ان لوگوں کا حال کیا ہے؟ ان کی پاس اتھارٹی کونسی ہے؟ یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟ جب خالق کائنات جل جلالہ ایک جگہ شرط کا ذکر نہیں فرماتا یہ کون ہوتے ہیں اس جگہ اپنی طرف سے کچھ لگانے والے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ سے اسلامی احکام کے اسرار کو زیادہ جاننے والے ہیں؟ معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ سے تو یہ بات رہ گئی ہے ہم اپنی طرف سے اضافہ کر دیں۔

ع برایں عقل و دانش بباید گریست

اللہ تعالیٰ کی منشا تو یہ ہے کہ صلوٰۃ مطلق رہے۔ محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی اپنے عشق ومستی کے اظہار، محبت والفت کی تازگی اور ایقان و ایمان کی رخشندگی کے لیے مقدس ومطہر الفاظ کے جس اسلوب میں بھی اپنے عظیم محبوب کے لیے دعا کرنا چاہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔

☆ خواہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت انور کے مناظر بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ ان کی سیرت اطہر کے مظاہر بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ ان کے حسن کی تابانیاں بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ ان کے خلق کی جلوہ سامانیاں بیان کرتے ہو درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ مُصلے پہ کھڑے ان کی اشکباری کا ذکر کر کے درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ میدان جنگ میں ان کی آھن گدازی کا ذکر کر کے درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ مکی زندگی کے ماہ وسال بیان کرتے ہوئے ان پر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ مدنی زندگی کے عروج وکمال کا ذکر کرتے ہوئے درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ غار حرا کی تنہائیوں کا ذکر کے درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ مسجد نبوی میں آپ کی انجمن آرائیوں کا ذکر کر کے درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو رحمۃ للعالمین کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو صادق وامین کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو گلبن رحمت کی ڈالی کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو غریبوں کا والی کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو شمس وضحیٰ کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو آئینہ حق نما کہہ کر درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو نور مجسم کہہ کے درود شریف پڑھے۔

☆ خواہ آپ کو شفیع معظم کہہ کے درود شریف پڑھے۔

☆ چاہے تو کہے اے باعث تخلیق کائنات تجھ پہ درود سلام ہو۔

☆ چاہے تو کہے اے فخر موجودات تجھ پے درود و سلام ہو۔

☆ کبھی میدان محشر میں آپ کی قیادت پر درود شریف پڑھے۔

☆ کبھی انبیاء و رسل پر آپ کی سیادت پر درود شریف پڑھے۔

☆ کبھی سوئے انسانیت آنے پے درود شریف پڑھے۔

☆ کبھی سوئے عرش جانے پے درود شریف پڑھے۔

غرضیکہ امتی کے مطلع افکار پر اپنے رحیم رسول کے فضائل کی کہکشاں سے جو جھلک بھی نمودار ہو اسی کی یاد میں تڑپ کر درود شریف پڑھے اور ان کے گلدستہ محاسن کے جس گلاب کی خوشبو بھی اس وقت اس کے دل و دماغ میں بسی ہو اسی کا نام لیکر درود شریف پڑھتے ہوئے تسکین محبت کر لے۔

چنانچہ اسلاف کی کتب خواہ وہ حدیث و تفسیر کی ہیں۔ یا فقہ و تصوف کی ان میں انہیں عمومات کی جھلک ملتی ہے۔

لہٰذا درود شریف کے دائرہ کو محدود کرنا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کو محدود کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

<u>آمد بر سر مطلب</u>: صلوٰ سے صلوٰۃ کا ثبوت ہوا اور صلوٰۃ ایک کلی ہے جو عبارت بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دُعا و رحمت پر مشتمل ہے۔ وہ اس کی فرد ہے یہ قانون ہے۔ جب کلی کے لیے کوئی حکم ثابت ہو تو اس کے ہر ہر فرد کے لیے وہ حکم ثابت ہو گا۔ جب صلوٰ سے صلوٰۃ کی مشروعیت ثابت ہوئی تو صلوٰۃ کے ہر ہر فرد کی مشروعیت ثابت ہو گی تو اس کے افراد میں جیسے درود ابراہیمی ہے۔ ایسے ہی "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" ہے تو اس سے جیسے درود ابراہیمی یا اور کسی درود شریف کی مشروعیت ثابت ہوئی ایسے ہی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی مشروعیت ثابت ہو گی۔ جیسے اس کا استحباب ثابت ہو گا ایسے اس کا استحباب ثابت ہو گا۔ چونکہ آیت

کریمہ میں صلوٰۃ کا امر بھی ہے اور سلام کا بھی تو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ دونوں کا جامع ہے اور اس سے دونوں امر کے صیغوں کا مقتضی پورا ہو جائے گا۔ اس میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے۔ جو "شرعاً" قابل اعتراض ہو السلام علیک ایہا النبی تو تشہد نماز میں بھی پڑھا جاتا ہے۔

تفسیر روح البیان میں آیت مذکورہ کے تحت صاحب تفسیر روح البیان نے کہا ہے کہ یہ درود شریف جس مقصد کے لیے پڑھا جائے۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ پورا ہو جاتا ہے اور پھر صاحب روح البیان نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ سمیت تقریباً ایسی چالیس تراکیب ذکر کی ہیں۔

شرح اورادِ فتحیہ ص ۱۰۲، ۱۰۷ (مطبوعہ نول کشور) پر تفصیل سے اسی درود شریف کا ذکر ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَخْتَارَہُ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا من ارسلہ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا من زینہ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا من شرفہ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا من یا من کرمہ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عظمہ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سیدالمرسلین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا امام المتقین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خاتم النبین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شفیع المذنبین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رسول رب العالمین

یہ تمام تراکیب تفسیر روح البیان میں بھی ہیں

زبیر احمد ظہیر صاحب آئینہ دیکھئے: زبیر صاحب نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ کے بارے میں توہین آمیز کلمات استعمال کیے ہیں اور اسے اختلافی کہا ہے۔ لکھتے ہیں

''اختلافی کہنے کی جسارت ہم نے اس لیے کی ہے کہ ملک کے دو بڑے اور مسلمہ مکاتب فکر کے نزدیک یہ درود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی توحید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ایک سازش ہے''

اگر زبیر صاحب کو اپنے گھر کی خبر ہوتی تو ان کا قلم اتنا بے لگام نہ ہوتا مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھر سے بھی بے خبر ہیں۔ ہم تجھے آئینہ دکھا دیتے ہیں۔

نمبر ۱: حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں برصغیر کے وہابی (خصوصاً مقلد وہابی) اپنا پیشوا سمجھتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

''ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ کہے کچھ مضائقہ نہیں'' (فیصلہ ہفت مسئلہ ص۲۱)

نمبر ۲: انہیں حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات جو مولوی اشرف علی تھانوی نے جمع کیے ہیں۔ ان میں حضرت نے واضح طور پر درود شریف (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ) کی تائید کی ہے۔ دیکھیے ملفوظ نمبر ۶۵ میں لکھا ہے کہ

''فرمایا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے کہ الخلق والا مر عالم امر مقید بجہت و طرف وقرب و بعد نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔''

(امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق ص ۵۹)

نمبر ۳: یہی ملفوظ کہ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ کے جواز میں شک نہیں''

دوسری جگہ بھی موجود ہے۔ دیکھئے شمائم امدادیہ صفحہ ۵۲

نمبر۴: پاکستانی غیر مقلد وہابیوں کے پیشوا مولوی وحید الزمان نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی کے اندر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ درود مقدس کو جائز قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ ہدیۃ المہدی غیر مقلدین وہابیوں کے عقائد اور اصول تفسیر وغیرہ پر مشتمل ہے۔ مولوی وحید الزمان نے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے یا نہ کہنے کی بحث میں کہا ہے۔

نعم یستثنی من هذا النهی ان ناداه بنیة الصلوٰة و السلام علیه فانه جائز لا مریة فیه لانه قدور دالحدیث بان الله ملائکه یبلغونی عن امتی السلام (ہدیۃ المہدی ص ۲۳)

ترجمہ: "ہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا دینے کی نہی (جو بزعم خویش انہوں نے بنا رکھی ہے) سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے لیے بصیغہ ندا آپ کو پکارے تو یہ جائز ہے اور شک سے بالاتر ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو میرے امتی کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

تو وحید الزمان کے نزدیک اگرچہ اور موقعہ پر یا رسول اللہ کہنا جائز نہ بھی ہو مگر صلوٰۃ وسلام کے لیے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کہنے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ حدیث کے عین مطابق ہے۔

نمبر۵: مقلد وہابیوں کے پیشوا جسے وہ راس المحدثین بھی کہتے ہیں۔ مولوی زکریا شیخ الحدیث مظاہر علوم سہانپور نے فضائل درود شریف میں (جو کہ مقلد وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے نصاب کا ایک حصہ ہے) کہا ہے۔

"اس لیے بندہ کے خیال میں اگر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ اسی طرح آخیر

تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ (فضائل درود شریف صفحہ ۲۵)

دیکھئے زبیر صاحب! یہ صرف چند حوالہ جات کا آئینہ آپ کو دکھایا ہے آپ نے کم علمی میں اور سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کے اندھیرے میں اپنے ہی اکابر کو اللہ تعالیٰ کی توحید نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف سازش قرار دیا۔

ذرا اپنا بیگانہ پہچان کر

مقلد اور غیر مقلد وہابی اکابر کے یہ حوالہ جات بطور اتمام حجت نقل کر دیے ہیں ورنہ چند افراد کے اختلاف سے جمہور کے نزدیک جائز درود وسلام پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ خواہ پوری کائنات کے افراد مل کر بھی قرآن مجید کے مطلق کو مقید کرنا چاہیں ہمیشہ نامراد رہیں گے۔ مطلق کو مقید نہیں کر سکتے۔

منکرین درود شریف سے گیارہ سوالات

اگر "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ" درود شریف نہیں اور حدیث شریف میں اس کا واضح طور پر ذکر نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز اور بدعت ہے تو ان سوالات کا جواب دیجئے۔

۱۔ تمام ائمہ محدثین نے اپنی کتب حدیث وغیرہ کے خطبوں میں حمد وثناء کے بعد درود شریف لکھتے وقت کیا درود ابراہیمی یا کم از کم حدیث شریف میں مذکور درود شریف کا التزام کیا ہے؟

۲۔ کیا تمام متقدمین اور متاخرین مفسرین نے اپنی کتب تفسیر کے خطبوں میں درود ابراہیمی یا حدیث میں موجود درود ہی لکھا ہے؟

۳۔ کیا مجتہدین امت نے اپنی کتب کے آغاز میں تمہاری طرح صلوٰۃ کو مقید سمجھ کے مقید درود ہی لکھا ہے؟

۴۔ کیا فقہاء کبار نے تصانیف کے ابتدائی خطبوں میں درود ابراہیمی یا چند مخصوص درود

کے ذکر کو ہی لازمی سمجھا ہے؟

۵- کیا متفقہ اولیاء کرام جو مفتخر امت ہیں۔ انہوں نے اپنی تصنیفات کے خطبوں میں ابراہیمی یا حدیث شریف میں مذکور درود شریف کا ہی ذکر کیا ہے؟

۶- کیا اصول حدیث کے ماہرین نے اپنی نگارشات کے خطبات میں صرف درود ابراہیمی یا چند دیگر درودوں میں سے کسی کو ذکر کرنا لازمی سمجھا ہے؟

۷- کیا کتب اسماء الرجال کے خطبوں میں صرف درود ابراہیمی یا چند معین درودوں پر اکتفا کیا گیا ہے؟

۸- کیا کم از کم تمہارے اپنے اکابر نے اپنی تصنیفات کے خطبوں میں ہی تمہاری نصیحت پر عمل کرتے ہوئے درود ابراہیمی ہی لکھا ہے؟

۹- کیا تمہارے مدارس میں پڑھائی جانے والی شامل نصاب کتابوں کے خطبوں میں صرف درود ابراہیمی یا حدیث شریف میں مذکور درودوں میں سے کوئی درود شریف ہی لکھا گیا ہے؟

۱۰- چلو تم عصر حاضر کے وہابی علماء کی کتابوں کے خطبے دیکھ لو کیا ان میں درود ابراہیمی یا حدیث شریف میں مذکور درودوں ہی سے کوئی درود لکھا گیا ہے؟

۱۱- علماء امت کے مطبوعہ خطبات و مواعظ کا مطالعہ کر لو کیا ان کے آغاز میں صرف درود ابراہیمی یا چند محدود درودوں میں سے کوئی ایک ہے؟

تم پر گیارھویں نہیں۔ گیارہ سوالات کے جوابات لازمی ہیں۔ مگر پوری وہابی قوم میرے ایک سوال کے جواب میں "ہاں" کہنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

یاد رکھو! ایک طرف پوری امت کے محدثین، مفسرین، مجتہدین، اولیاء اور فقہاء کا عقیدہ و عمل گواہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام سے مراد مطلق ہے اور انہوں نے اپنی طرف سے مختلف انداز میں درود وسلام کی صورت میں اپنے جذبات محبت کا اظہار کیا ہے اور دوسری طرف جمہور امت سے الگ تھلگ تم چند افراد کا عقل و خرد اور شرح متین سے کوسوں دور عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے اہل سنت کو جمہور کے طریقے پر ثابت قدم رکھا ہے۔

غور کیجئے: امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب صحیح مسلم کی خطبہ میں فرمایا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین وصلی اللہ علی محمد خاتم النبین و علی جمیع الانبیاء والمرسلین

قاضی محمد بن علی شوکانی نے نیل الاوطار کے خطبے میں کہا ہے۔

والصلوٰۃ والسلام علی المنتقی من عالم الکون والفساد اور مولوی وحید الزمان نے "**هدیۃ المهدی**" میں کہا ہے۔

اصلی واسلم علی سیدا لمخلوقات سیدنا محمد ذی الفیوض والبرکات

یہ قاضی شوکانی نے نیل الوطار کے خطبے اور مولوی وحید الزمان نے **هدیۃ المهدی** کے خطبے میں جو درود شریف لکھا ہے۔ کیا یہ درود ابراہیمی ہے؟ کیا اس کا ذکر کسی بھی حدیث شریف میں ہے؟ کیا اس کا حکم قرآن مجید نے دیا ہے" کہ یہ وہی درود شریف ہے جسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بیت' ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے معمول بنایا؟ کیا ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی درود شریف کے یہ الفاظ من وعن ثابت ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آج تک آپ نے قاضی شوکانی اور مولوی وحید الزمان کے خود ساختہ درود پر ارباب حکومت کو نوٹس لینے کے لیے کوئی آرٹیکل کیوں نہیں لکھا؟ بلکہ ان کتابوں کو اور ان جیسی سینکڑوں کتابوں کو جن میں سینکڑوں خود ساختہ درود ہیں تم آئے دن ہزاروں کی تعداد میں چھاپتے ہو اور پھیلاتے ہو۔

یاد رکھو! تمہارے ناوک کا صید پہلے تمہارے اپنے اکابرین رہے ہیں۔ جب قاضی شوکانی اور مولوی وحید الزمان کا بنایا ہوا درود تم کسی حدیث سے نہیں دکھا سکتے تو بقول تمہارے یہ بدعتی ہوئے...... دین حق کے خلاف سازشی ہوئے...... دین میں اپنی طرف سے چکر لگانے والے ہوئے...... اور مسنون درود شریف نہ لکھنے کی وجہ سے ابوجہل ہوئے۔

چلو ان کو چھوڑیئے یہ تمہارے اکابر ہیں تمہاری مرضی ہے جو کچھ بھی کہتے رہو۔

آیئے صحیح مسلم کی طرف امام مسلم نے جو اپنی صحیح کے خطبہ میں درود شریف لکھا ہے ابھی میں نے اوپر ذکر کیا ہے کیا یہ وہ درود شریف ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ مجھ پر یہ درود شریف پڑھو؟ کیا اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم' ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما' خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی درود شریف پڑھتے تھے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر تمہارے فتویٰ کی زد میں امام مسلم بھی آگئے۔ ظلم کی انتہا ہو گئی کہ تمہاری فکری آوارہ گردی نے امام مسلم کو بھی بدعتی اور ابوجہل بنا دیا۔ معاذ اللہ۔ کیا صحیح مسلم جو ذخیرہ سنت ہے اس کا آغاز بدعت سے کیا گیا ہے؟ کیا امام مسلم جو درود ابراہیمی کی احادیث روایت کرنے والے ہیں اور ذخیرہ حدیث میں موجود درودوں سے واقف ہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے ایک عبارت بنا کر اسے درود شریف قرار دیا ہے یا نہیں؟ اس خود ساختہ درود والی صحیح مسلم پر پابندی لگوانے کا مطالبہ تم نے کیوں نہیں کیا؟ بلکہ اسے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں چھپوانا امت مسلمہ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ کو تو اس بات پر اپنے خود ساختہ افکار کی لو میں جل جانا چاہیے تھا کہ اس خود ساختہ درود شریف کو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں طبع کر کے پوری امت پر کیوں مسلط کیا جا رہا ہے؟ کہ جو بھی صحیح مسلم شروع کرے۔ یہ خود ساختہ درود شریف ضرور پڑھے گا۔

حاصل کلام: تمام محدثین' مفسرین' اولیاء کرام' مجتہدین' فقہاء امت اور علماء ملت نے ہر دور میں اللہ تعالیٰ کے امر صلوٰۃ سے مطلق صلوٰۃ کو مامور بہا سمجھا ہے۔ جس پر ان کی کتابیں گواہ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی مصنفات کے مقامِ خاص میں درود ابراہیمی یا حادیث میں مذکور درودوں کا التزام نہیں کیا بلکہ عموماً اپنے اپنے جداگانہ الفاظ و اسالیب میں گوناگوں اوصاف کے ذکر سے کثیر الانواع صیغ و تراکیب کے پیرائے میں درود شریف پڑھا ہے۔ درود ابراہیمی کی فضیلت کے باوجود بہت کم کسی نے خطبات کتب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

توزیر احمد ظہیر صاحب کا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کے بارے

میں یہ کہنا کہ یہ اس لیے مردود' مخترع' نقلی اور بدعت اور سرے سے درود ہی نہیں'' کہ یہ خود ساختہ ہے' ذخیرہ حدیث میں نہیں' ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ازواج مطہرات' حسنین کریمین سمیت کسی سے بھی درود شریف کے یہ الفاظ ثابت نہیں اور آپ کی تیئس (۲۳) سالہ عمر نبوت کے تمام عرصہ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ الفاظ پڑھے ہوں۔

یہ پوری امت کے عقائد وعمل پر اعتراض ہے۔ زبیر صاحب آپ نے جتنی علل ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' کے درود شریف نہ ہونے سے متعلق بیان کی ہیں۔ یہ سو فیصد امت کے محدثین' مفسرین' مجتہدین' اولیاء کرام' فقہاء عظام کی تصنیفات کے مقام صدر میں موجود اکثر درودوں میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کتب کے تمام خطبات میں جو درود شریف بار بار پڑھے لکھے سنے سنائے اور چھپوائے جارہے ہیں۔ آپ انہیں ذخیرہ حدیث سے دکھا سکتے ہیں نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ۲۳ سال حیات ظاہری بعد از اعلان نبوت میں آپ کے سامنے ایک بار پڑھتے ہوئے دکھا سکتے۔

تو گویا کہ آپ نے اپنے مضمون میں پوری امت مسلمہ کے ہزاروں مفسرین' محدثین' صالحین' مجتہدین' فقہاء وعلماء کے حق کے خلاف عدم اعتماد کی جسارت کی ہے جس بنا پر آپ امت مسلمہ کے بہت بڑے مجرم ہیں۔ حکومت وقت سے ہم اہل سنت دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ اس شخص کی اس بھیانک حرکت کا فوراً نوٹس لے اور قرار واقعی سزا دے۔

اگر آپ واقعی امت کے ہزاروں مشاہیر اور آئمہ حدیث وتفسیر وفقہ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں تو خدارا اسلام کا نام برائے نام بھی استعمال کرنے سے گریز کریں۔ اور اگر آپ نے ان درودوں کو خود ساختہ اور احادیث وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہوئے بغیر بھی جائز ومستحسن اور باعث ثواب سمجھتے ہیں تو پھر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کو بھی مقبول ومستحسن اور باعث ثواب مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ہی کی بیان کردہ علل کے مطابق طرفین میں تلازم پایا جاتا ہے۔

یہ بات اپنی جگہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ واضح طور پر احادیث میں موجود ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اور قرآن مجید کے امر صلوٰ کے مامور بہ الصلوٰۃ سے اس عبارت میں کسی کفریہ یا شرکیہ کلمے کا اضافہ نہیں ہو رہا۔ اگر السلام علیکم ایک دعا ہے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بھی دعا ہے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس سے بھی جامع دعا ہے۔ جیسا کہ مولوی زکریا سہانپوری کے حوالہ سے پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور دوسرے تمام درود شریف جن کا ذکر محدثین' مفسرین وغیرہم نے اپنی کتب میں کیا ہے۔ یہ سب قرآن مجید سے ہی ثابت ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید سے ثبوت احکام کا مدار عمومات اور کلیات پر ہے۔ قرآن مجید کتاب قانون ہے۔ قانون ہوتے ہی کلی ہیں' پس جزئیات کے احکام ان سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" کا امر ایک مومن کے لیے کلی ہے۔ اس سے ہر مومن پر نماز فرض کی گئی۔ چنانچہ جو کوئی بھی مومن کلی کا فرد ہے اسی ایک امر سے ان سب پر نماز فرض ہوگی۔ اب مومن کے ہر ہر فرد کے لیے علیحدہ امر یا علیحدہ آیت کی ضرورت نہیں۔

اب اگر زید جو عاقل بالغ اور مومن ہے اسے کہا جائے کہ تجھ پر نماز فرض ہے۔ نماز پڑھو اگر وہ کہے کہ قرآن مجید میں عام مومن کو خطاب ہے۔ خاص یہ دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اے زید! تجھ پر نماز فرض ہے؟ آپ کہیں گے بھائی! کوئی عقل کی بات کرو۔ جب مومن پر نماز فرض ہے تو تم بھی مومن ہو' لہٰذا تم پر بھی نماز فرض ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اگر ہر ایک کا نام لیکر اس پر حکم فرض کرتا پھر تو ہزاروں پارے بھی ایک حکم کے لیے ناکافی تھے۔

اب اگر زید مصر رہے کہ قرآن و حدیث سے بطور خاص ثابت کرو کہ مجھ پر نماز فرض ہے۔ آپ قیامت تک بھی قرآن و حدیث سے اسے نماز کا ایسا حکم نہیں دکھا سکتے کہ جہاں اس کا نام لیکر اسے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہو' مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے

کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔ زید جیسا ہی اس شخص کا مطالبہ ہے جو کہتا ہے کہ مطلقاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ثابت نہیں ہوتا۔ بطور خاص یہ جزی دکھاؤ کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں لکھا ہو: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الله جیسے زید کا مذکورہ اصرار حماقت ہے۔ ایسے ہی صلوٰۃ وسلام کے منکر کا یہ اصرار بھی بعید از عقل و خرد ہے۔

<u>اعتراضات کا جائزہ وجوابات:</u> اب تک ہم نے درود شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الله کے ثبوت پہ دلائل دیے۔ اس ضمن میں کچھ اعتراضات بھی کیے گئے ہیں۔ اب ہم مستقل طور پر ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

<u>اعتراض نمبر۱:</u> زبیر صاحب کہتے ہیں جس شخص نے یہ جدید درود شریف بنایا اس نے سب سے پہلا کام تو یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو نکالا۔

<u>جواب:</u> ظہیر صاحب کو شاید لفظ رسول دیکھنے کے ساتھ ہی چکر آجاتے ہیں ورنہ درود شریف "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الله میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی تو موجود ہے اور درود شریف کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو آپ پر یا رسول اللہ کیونکہ یہ بات مقصود ہے کہ رحمت وسلامتی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوگی نہ کہ کسی اور کی طرف سے۔ چنانچہ ملاقات کے وقت السلام علیکم کہا جاتا ہے۔ سلام اللہ علیکم نہیں کہا جاتا۔ حالانکہ مراد یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجھ پر سلامتی ہو ہمارے اسلاف اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کا صلوٰۃ وسلام مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو قطب الاقطاب میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۷۸۶ھ کے اورادِ فتحیہ کی شرح میں ملا محمد جعفر رقمطراز ہیں۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الله یعنی رحمت خداو سلام برتو باد اے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرستادہ خدا (شرح اورادِ فتحیہ ص۱۰۶)

اگر یہ اعتراض کرنا ہے تو اپنے پیشوا مولوی وحید الزمان پہ کیجیے اس نے خود ساختہ درود میں یہ لکھا ہے۔

"اُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِی الْفُیُوْضِ وَالْبَرَکَاتِ"

(حدیۃ المھدی ص ۲)

اس نے صلوٰۃ وسلام کے نسبت اپنی طرف کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام درود شریف سے نکالا ہے۔

اگر مزید پوچھنا ہے تو قاضی شوکانی سے پوچھئے اس نے خود ساختہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علی المنتقی من عالم الکون والفساد میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی کیوں ذکر نہیں کیا؟

اعتراض نمبر ۳: حضرت خلیل اللہ کو درود شریف سے نکالا گیا ہے۔ توحید باری تعالیٰ اور بت شکن پیغمبر موحد اعظم حضرت ابراہیم کے خلاف سازش ہے۔

جواب: اگر کسی درود شریف کے اندر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کا نہ آنا ان کے خلاف سازش ہے اور ایسے درود وسلام کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا تو یہ اعتراض بھی جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی تمام درودوں کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے بلکہ بعض کے اندر ہے۔

آپ نے اس اعتراض میں امت کے افضل ترین انسانوں کو بھی سازشی ہونے کی معاذ اللہ گالی دی ہے۔ کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں تو دیکھ لیجئے صحاح ستہ میں فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے بعد درود شریف پڑھتے ہیں۔ مگر اس درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ ہزاروں بار یہی درود شریف صحاح میں موجود ہے۔ ہاں البتہ قباحت تب ہے جب کہ کوئی شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بغض رکھتے ہوئے اور انہیں درود کا مستحق نہ سمجھتے ہوئے کبھی بھی ان پر درود شریف نہ پڑھے۔ ہم اہل سنت جماعت تو درود ابراہیمی بھی پڑھتے ہیں بلکہ نماز میں کسی اور درود کی بجائے درود ابراہیمی ہی پڑھتے ہیں۔

جس انداز سے آپ نے اعتراض کیا یہ اعتراض تمام محدثین ومفسرین صلحامت پر ہے۔ جنھوں نے اپنی تصنیفات کے خطبوں میں بوقت درود حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا۔

اعتراض نمبر۳: کہ اس درود شریف سے آل واصحاب کو نکالا گیا ہے یہ ان کے خلاف سازش ہے۔

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ اس درود شریف سے آل واصحاب کو نکالا نہیں گیا بلکہ موجود ہیں۔ کیونکہ مکمل درود شریف یوں ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

دوسری بات یہ ہے کہ اگر صرف پہلے حصے کو ہی لیا جائے تو بھی مطلقاً عدم ذکر آل واصحاب علیہم الرضوان کے خلاف سازش نہیں ہے۔ کیونکہ بخاری ومسلم نے اور تمام محدثین نے اپنی کتابوں میں جا بجا لکھا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم گرامی کے بعد درود شریف میں آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ صحیح مسلم کے خطبہ میں بھی موجود درود شریف میں آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر نہیں۔

ہاں کوئی آل پاک رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہوئے اصحاب عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عداوت رکھتے ہوئے ایسا کرے تو اس کا یہ عمل درست نہیں ہے۔

درود ابراہیمی: یہ درود شریف باعث ثواب وبرکت ہے۔ مگر یہ پڑھنے سے صرف صلوٰۃ کے مقتضی پر عمل ہوتا ہے سلام پر نہیں ہے۔ یہ اگرچہ نماز کے علاوہ پڑھنا بھی باعث ثواب ہے مگر اصل مقام اس کا نماز ہے۔ کیونکہ نماز میں تشہد کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے اندر سلام تو آچکا ہوتا ہے اب صرف صلوٰۃ ہی باقی ہوتی ہے اور درود ابراہیمی سے صلوٰۃ پیش کی جاتی ہے۔ نماز کے علاوہ اگر درود ابراہیمی پڑھا جائے تو ساتھ سلام ملانا پڑے گا۔ درود ابراہیمی والی حدیث کے سیاق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوٰۃ کو کسی صیغہ کے ساتھ معین نہیں کرنا چاہتے تھے اور جو درود ابراہیمی کی

تعین کی تو صرف نماز کے لیے کی ملاحظہ کیجئے۔ حدیث شریف۔

عن ابی مسعود الانصاری قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال بہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسئلہ ثم قال قولو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما علمتم (مسلم ۱/۱۷۵)

ترجمہ: حضرت ابومسعود انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ سے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے' پس ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں۔ راوی نے کہا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے یہ تمنا کی کہ کاش! بشیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کرتے (نووی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لیے خاموش رہے گویا آپ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا) پھر آپ نے فرمایا یہ درود شریف پڑھو اور اس حدیث میں موجود الفاظ پڑھے اور فرمایا سلام ایسے پڑھو جیسے تم نے سیکھ لیا۔ امام نووی شارح مسلم اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

ھذا القدر لایظھر الا ستدلال بہ الا اذاضم الیہ الروایۃ الاخری.

صرف اتنی عبارت سے دوسری روایت ساتھ ملائے بغیر استدلال ظاہر نہیں ہوتا پھر امام نووی نے وہ حدیث شریف نقل کی جس میں ہے کہ کیف نصلی علیک اذانحن صلینا علیک فی صلاتنا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قولوا اللھم صلی علی

محمد وعلی آل محمد الخ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا جب ہم نماز میں آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو کیسے پڑھیں۔ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو الھم صل علی محمد و علی آل محمد الخ

ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب نماز کے اندر درود شریف کے بارے میں پوچھا کہ نماز کے اندر ہم آپ پر کونسا درود شریف پڑھیں تو آپ نے فرمایا درود ابراہیمی پڑھو۔

امام نووی نے مزید کہا ھذا الزیادۃ صحیحۃ رواھا الامامان الحافظان ابو حاتم ابن حبان والحاکم ابو عبد اللہ فی صحیحھما (نووی شرح مسلم ۱۷۵/۱)

یہ زائد الفاظ صحیح ہیں ان کو امام وحافظ ابن حبان اور امام و حافظ حاکم ابو عبد اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

مسند امام احمد میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یوں کہا

یا رسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک اذا صلینا فی صلوتنا فقال اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم و بارک علیٰ محمد النبی الامی کمابارک علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید" مجید (مسند امام احمد ۱۱۹/۴)

ترجمہ: "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ ہم نے پہچان لیا ہے۔ جب ہم نماز میں آپ پر درود پڑھیں تو کیسے پڑھیں۔ آپ نے فرمایا یہ کہو اور مذکورہ بالا درود شریف کے کلمات کہے" لہٰذا درود ابراہیمی نماز کے لیے ہے چونکہ ہم درود ابراہیمی بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے درود شریف بھی اس لیے ہم صلوٰ کے مامور بہ کو کسی طرح بھی مقید نہیں کرتے۔

اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف: ہم اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ و

سلام کو مستحسن سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ہمارے نزدیک اذان کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سنی اسے اذان کا حصہ سمجھتا ہے۔ بلکہ اذان ہمارے نزدیک اللہ اکبر سے شروع ہو کر لا الہ الا اللہ پر ختم ہو جاتی ہے۔

اسکے جواز کی دلیل بھی قرآن مجید کی آیت کریمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰ اور سلموا کو کسی زمان و مکان کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ ہر پاک وصاف جگہ وصاف حالت میں ہر وقت جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا صلوٰۃ وسلام پڑھو مگر اذان سے پہلے اور بعد میں نہ پڑھنا اور نہ ہی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی کوئی تاکید کی ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب حضرت اُبی بن کعب نے پوچھا کہ میں آپ پر کتنا درود شریف پڑھوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جتنا آپ چاہیں۔ اگر زیادہ پڑھیں تو آپ کے لیے بہتر ہے یہاں تک حضرت اُبی بن کعب نے عرض کیا ''اجعل لک صلوتی کلھا'' اس کل وقت میں اذان سے پہلے کا وقت اور بعد کا وقت داخل ہے اس اعتبار سے اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مامور بہ ہوا۔

جو اذان سے پہلے یا بعد میں درود وسلام سے روکتا ہے دلیل منع لائے اس کا یہ روکنا اور منع کرنا کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کرنے کی وجہ سے بہت بڑا جرم ہے۔

میں تو سنی بھائیوں سے کہتا ہوں کہ سیدھی سی بات ہے جب بھی آپ سے کوئی وہابی پوچھے کہ اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف کی حدیث دکھاؤ۔ آپ اس سے کہیں حدیث بھی ہم آپ کو دکھا دیتے ہیں مگر تم یہ بتاؤ کہ اس وقت تمہارے نزدیک درود شریف پڑھنا کیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ کہے گا جائز ہے۔ آپ اس سے کہیں ذرا گھڑی سے وقت دیکھیے۔ اس وقت مثلاً دن کے دس بج کر پانچ منٹ اور بیس سیکنڈ پر درود شریف پڑھنے کو تم جائز کہہ رہے ہو تو قرآن مجید سے یا حدیث شریف سے یہ تو دکھا دیجیے کہ دن کے وقت دس بج کر پانچ منٹ اور بیس سیکنڈ پر درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر ہر مسئلے سے متعلق طلب دلیل پر انہیں کا انداز اپنانا چاہیں۔ جس پر وہابیت قائم ہے تو ساتھ یہ بھی اس وہابی سے پوچھ لیں تم نے جس ہیئت میں درود شریف پڑھا

ہے یہ بھی ہمیں دکھاؤ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسے مثلاً بیکری میں اوپر پنکھا لگا کر کرسی پہ بیٹھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے ٹیلی فون سامنے رکھ کر درود وسلام پڑھا یہ تم نے جس زمان ومکان میں پڑھا حدیث شریف سے بھی جز ی دکھا دیجئے۔

مگر قیامت تک وہ وہابی اس مطلوبہ امر کو دکھا نہیں سکتا حالانکہ اسے جائز سمجھتا ہے۔آیئے ہمارے پاس تو مزید دلائل بھی ہیں۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل امر ذی بال لایبد فیه بحمد الله والصلوٰة علی اقطع ابتر ممحوق من کل بر کة (الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۹۲)

ترجمہ: ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ذیشان کام جو اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر درود پڑھے بغیر شروع کیا جائے وہ ناکمل دُم کٹا ہر برکت سے خالی ہے۔‘‘ اذان ایک ذیشان امر ہے دعوت تامہ اور اسلام کی سری ہے۔لہذا اس سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا چاہیے۔اور اذان کے بعد درود شریف کے بارے میں بطور دلیل یہ حدیث شریف کافی ہے کہ **عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولو امثل مایقول ثم صلوٰ علی** (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم ص ۶۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح کہو۔جس طرح موذن کہتا ہے پھر تم مجھ پہ درود پڑھو۔

اہل سنت نے اذان میں اضافہ نہیں کیا

زبیر احمد ظہیر صاحب نے بڑا اصرار کیا ہے کہ اذان دعوت کامل ہے'اس سے کے انکار ہے۔یوں لگتا ہے زبیر صاحب نے الزام تراشیوں میں تخصص کیا ہوا ہے۔اہل سنت کے کسی محقق ومفتی کی کوئی عبارت پیش تو کرو کہ وہ اذان کو دعوت ناقص سمجھتے

ہوں۔ ہمارے نزدیک یہ دعوت کامل ہے۔ اور دعوت کامل ہونے کی وجہ ہی سے اس لائق ہے کہ اس کے شروع اور آخر میں صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے۔ اگر اس کو تم اضافہ سمجھتے ہو تو یہ غلط ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھو اور پھر دعا مانگو جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں اور مولوی زبیر کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ درود شریف ''اذان کے بعد بھی مسنون دعا سے پہلے پڑھنا سنت ہے اور صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ سعودی عرب اور کویت میں آج بھی ٹی وی ریڈیو پر اذان کے بعد یہ درود مسنون دعا سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔''

ایک طرف تو مولوی زبیر نے یہ لکھا ہوا ہے اور دوسری طرف یہ ہے کہ حرمین شریفین میں اذان اللہ اکبر سے شروع ہو کر لا الہ اللہ پر ختم ہو جاتی ہے۔ جب اذان کے فوراً بعد دعا سے پہلے درود ابراہیمی سعودی عرب اور کویت میں صرف عام سپیکر ہی میں نہیں ریڈیو اور ٹی وی پر بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مولوی زبیر نے اسے اذان میں اضافہ نہیں سمجھا بلکہ اس کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ اذان کے بعد ساتھ ہی درود شریف بالجہر پڑھا جاتا ہے مگر اذان لا الٰہ الا اللہ پر ختم ہو چکی ہے اور یہ دعوت کامل میں اضافہ نہیں۔

ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ اذان کے بعد دعا سے پہلے درود ابراہیمی سے اسلام کی سری اور دعوت کامل میں طویل اضافہ سمجھا جاتا کیونکہ یہ درود شریف ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے طویل ہے''

اگر اذان کے بعد ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' سے اذان دعوت کامل میں اضافہ ہوتا ہے تو درود ابراہیمی سے بطریق اولیٰ اضافہ ہونا چاہیے اور اذان کو دعوت ناقص ٹھہرانے کا طعنہ ہمیں دیتے ہوئے مولوی زبیر نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ جب مولوی زبیر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اذان کے بعد دعا سے پہلے درود ابراہیمی پڑھنے کے باوجود اذان تو لا الٰہ الا اللہ پر ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اذان کے بعد اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھنے سے بھی اذان میں اضافہ نہیں دعوت

کامل ہی ہے اور لا الہ اللہ پر ختم ہو چکی ہے۔

اگر اذان کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ سے اذان دعوت کامل میں اضافہ ہوتا ہوتا ہے تو درود ابراہیمی سے بطریق اولیٰ اضافہ ہونا چاہئے اور اذان کو دعوت ناقص ٹھہرانے کا طعنہ ہمیں دیتے ہوئے مولوی زبیر نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ جب مولوی زبیر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اذان کے بعد دعا سے پہلے درود ابراہیمی پڑھنے کے باوجود اذان تو لا الہ الا اللہ پر ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اذان کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ پڑھنے سے بھی اذان میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ دعوت کامل کامل ہی ہے۔ اور وہ لا الہ الا اللہ پر ختم ہو چکی۔

اذان سے پہلے درود شریف کے بارے میں اگرچہ دلائل ذکر کر چکا ہوں مگر الزام تراشیوں کے غبار سے نکلنے کے لیے مزید ایک حدیث شریف ملاحظہ کیجئے۔

عن عروة بن الزبير عن امرة من بني النجار قالت كان بيتي اطول بيت حول المسجد فكان بلال يوذن عليه للفجر فياتي بسحر فيجلس على البيت ينظر الى الفجر فاذا راه تمطى ثم قال اللهم انى احمدک واستعينک على قريش ان يقيموا دينک قالت ثم يوذن قالت والله ما علمة كان تركها ليلة واحدة هذاه الكلمات

(سنن ابی داؤد ۱\۷۷الدرایہ نصب الرایہ ۱\۲۸۷)

<u>ترجمہ:</u> حضرت عروہ بن زبیر نے بنی نجار کی ایک عورت سے روایت کیا اس نے کہا کہ میرا گھر مسجد نبوی کے گرد طویل ترین گھر تھا۔ حضرت بلال میرے گھر کی چھت پر فجر کی اذان پڑھتے تھے۔ پس آپ سحر کے وقت آ جاتے' چھت پر بیٹھ کر طلوع صبح صادق کو دیکھتے رہتے۔ پس جب آپ دیکھتے کہ صبح صادق کی روشنی پھیل گئی ہے تو پھر یہ پڑھتے **اللهم انى احمدک واستعينک على قريش ان يقيمو ادينک** پھر اذان کہتے۔ انصاری عورت نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات بھی یہ کلمات چھوڑے ہوں۔

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہیں۔ (الدرایہ ص ۱۲۰)

تنویر الحوالک میں تو ان کلمات کے ساتھ سید عالم ﷺ پر سلام پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔

اگر اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنے سے اذان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اذان دعوت

ناقص واقع ہوتی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مولوی زبیر کیا جواب دے گا؟ جو ایک دن نہیں روزانہ نماز فجر کے بوقت آواز کے ساتھ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

انصاری عورت کہتی ہیں کہ میرے علم کے مطابق انہوں نے کبھی اذان سے پہلے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو الھم سے شروع سمجھا جائے گا؟

مولوی ظہیر کے مضمون میں ایک مقام پر اس کے قلم نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ''ہم کہتے ہیں درود پڑھو...... ہر جگہ پڑھو، ہر لمحہ پڑھو، ہر سانس میں پڑھو''

ہم کہتے ہیں اگر وہ سانس یا وہ لمحہ اذان سے پہلے یا بعد کا ہو تو پھر بھی یہ فراخ دلی باقی رہنی چاہیے کیونکہ ہر لمحے اور سانس میں تو یہ بھی داخل ہیں۔

مولوی ظہیر نے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے مکروفریب کے سائے تلے اپنی تحریر کو مکمل اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھنے والے اہل سنت صرف پاکستان یا ہندوستان میں رہتے ہیں۔ یہ صریح کذب بیانی ہے۔ اہل سنت تو دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں اور یہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے حجاز مقدس میں بھی ہیں۔ دوسری عرب ریاستوں میں بھی ہیں۔ عالم اسلام انہیں سے عبارت ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حجاز مقدس میں مخصوص عناصر نے امریکہ و برطانیہ سے اپنے تاریخی گٹھ جوڑ کی بنا پر صدائے حق کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ مگر حجاز مقدس کے عشاقانِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بھی اپنی محافل میں یہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ عراق میں تو مساجد میں اذان کے بعد بھی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

مولوی زبیر نے اسے ہمارا اشعار بتایا ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ ہمارا شعار ہے۔ مولوی زبیر نے بورڈ کے نیچے نام نہ لکھنے پر بھی اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ یہ ریا اور نمود ونمائش سے بچنے کے لیے بہترین طریقہ ہے۔

ارباب حکومت سے اپیل: مولوی زبیر احمد ظہیر نے پاکستان کی غالب اکثریت اہل سنت کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش ہے۔ درود وسلام کے تقدس کو مجروح کرتے ہوئے جمہور امت پر اعتراض نازیبا الفاظ اور بہتان تراشیوں سے پیارے پاکستان کی امن و سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ توحید و رسالت کے پروانوں پر شرک و بدعت کے زہر آلود تیر پھینکے ہیں۔ ہم حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولوی زبیر

ظہیر کی تعصب پروریوں اور شر انگیزیوں کا فوراً نوٹس لے۔ قبل اس کے کہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھے' حکومت اپنا کردار ادا کرے۔

اس مولوی کو فلمی پوسٹروں' فحش گانوں سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی کہ صلوٰۃ وسلام کی وجہ سے اس کی حالت نہ گفتہ بہ ہوگئی ہے۔

ہم نے قرآن وسنت کے دلائل قاہرہ سے اس کے مکروفریب کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ جس سے اس کی کج فکری سب پر عیاں ہوگئی ہے یہی مولوی جس نے اب درود ابراہیمی کے بورڈ لگانے کی بات کی ہے۔ میرا غالب گمان ہے کہ اگر درود ابراہیمی کے بورڈز لگائے جاتے تو پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اس کی برداشت سے باہر ہوتی اور اس کے اعتراض کا تیور یہ ہوتا۔

یہ بدعت کہاں سے آگئی کیا اللہ تعالیٰ نے یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوہے کے سبز رنگ کے مضبوط پائپوں والے درود ابراہیمی کے بورڈ سڑکوں پر لگانے کا حکم فرمایا ہے۔ یا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زندگی میں ایک بار بھی ایسا کیا ہے؟

بات اصل میں درود ابراہیمی یا کسی دوسرے درود کی نہیں۔ بات تو ہے ان کے اندرونی مرض کی۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بہ سر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

یاد رکھیں بندگان خدا تعالیٰ غلامان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صلوٰۃ وسلام پر پابندی کے نجدی خواب کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔ (ان شاء اللہ)

<u>پاکستان سنی سٹیٹ ہے</u>: صلوٰۃ وسلام سے تنگ آکر مولوی زبیر ظہیر نے یہ بھی لکھا ہے:

"رب کی سچی توحید اور الوہیت کی قسم ہے کہ جب تک اس ملک میں ایک اہل حدیث' دیوبندی یا اس کا موحد بھی زندہ ہے پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت بریلوی سٹیٹ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔"

میں قارئین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پاکستان اسکی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی مملکت ولیوں کی فیضان ہی تو ہے۔ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ہی کی تبلیغی کاوشوں نے برصغیر کے بت کدے کو توحید ایزدی کے گہوارے میں تبدیل کیا۔ یہ انہیں کی صدائے حق تھی جس نے برصغیر کے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کیا۔

ہاں ہاں! یہ ہمارے ہی روحانی پیشوا تھے جنہوں نے زمین ہند میں سجدوں کی تخم ریزی کی۔ انہیں کی تابانیوں اور ضوفشانیوں سے شبستانِ ہند کو ایوانِ صبح بنا نصیب ہو۔ انہیں کی آہ صبح آگاہی سے سوز و گداز کے لشکروں نے دلوں کو مسخر کیا۔ اس خارزار کفر کو گلزار ایمان بنانے کا سہرہ انہیں ہستیوں کے سر ہے۔ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی روحانی تحریک ہی بالاخر تحریک پاکستان کے روپ میں عیاں ہوئی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ کیا تھا کہ "پاکستان اس دن ہی معرض وجود میں آ گیا تھا جس دن برصغیر میں پہلے شخص نے اسلام قبول کرلیا تھا۔"

علامہ محمد اقبال نے اپنے انداز میں اس تسلسل کا مبداء یوں بیان کیا ہے۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے — میرا وہی وطن ہے میرا وہی وطن ہے

انہیں اولیاء کرام کے وارث سنی علماء و مشائخ نے اپنے اسلاف کی اس امانت کو پاکستان کے روپ میں لانے کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دی۔ آل انڈیا بنارس سنی کانفرنس اس جہد مسلسل کا ایک حصہ تھی۔

ان خدا والوں نے تند و تیز آندھیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جوں جوں ان کی کوششیں تیز ہوتی گئیں توں توں آئینہ استقبال میں پاکستان کی دھندلی تصویر واضح ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک کو پاکستان صفحہ ہستی پر ایک مستقل ملک کی شکل اختیار کر چکا تھا۔

یہ نوزائیدہ ریاست سنی سٹیٹ تھی۔ اس لیے کہ اس کا منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے تک کا سارا سفر سنی جدوجہد کے کندھے پر طے ہوا۔

لہٰذا مولوی زبیر ظہیر کو اپنا ریکارڈ درست کر لینا چاہیے کہ پاکستان آج سنی سٹیٹ

ہونے کی بات کیا پاکستان تو اپنے یوم پیدائش کو ہی سنی تھا۔

اسی لیے پاکستان کی سرکاری تعطیلات میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' دس محرم الحرام وغیرہ کی تعطیلات شامل ہیں۔ چنانچہ ہر سال عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرکاری سطح پر منائی جاتی ہے۔ سنی پاکستان کی سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ مرکزی اور صوبائی سطح پر محافل میلاد کا انتظام خود حکومت کرتی ہے۔

اگر جمہوریت کو لیا جائے تو جمہوریت میں حکومت کرنے کا حق اکثریت کو دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی پاکستان کا مقدر سنی سٹیٹ ہونا ہے۔

اگرچہ اہل سنت کی افرادی قوت کا حصار توڑنے کے لیے سعودی عرب اور کویت وغیرہ کے تیل کا ایک حصہ مختص کیا گیا ہے اور تیل پر چلنے والی اس تحریک کو ہر کارے دن رات مخرب عقائد ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت کا صدقہ ابھی تک پاکستان کی غالب اکثریت اہل سنت ہیں۔

ہاں یہ ضرور ہوا کہ قیام پاکستان کے بعد اس کے میڈیا کیمپ اور اسٹیبلشمنٹ میں ایسے لوگ گھس گئے جنہوں نے پاکستان بنانے والے حقیقی علماء و مشائخ کا ذکر نصابی کتب میں نہ آنے دیا اور نہ ہی تاریخ میں ان کا کوئی حصہ ٹھہرا۔ اس خانہ ساز تاریخ میں قلم کی حرمت کو پامال کیا گیا۔ اصل کردار مسخ کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ جعلی قائدین زور قلم پر استوار کیے گئے' وہ لوگ جنہیں تحریک پاکستان کے طویل سفر میں ایک قدم اٹھانا بھی نصیب نہ ہوا انہیں ہیرو بنا کے پیش کیا گیا۔

نیرنگیٔ سیاست دوراں تو دیکھیے
منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

ان خائن مورخین نے حقائق چھپانے کے لیے منوں اوراق سیاہ کر ڈالے اور نسل نو کے قلوب و اذہان پر غیر حقیقی تاریخ رقم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہوتی ہے جو آشکارا ہو کے رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ مورخین بھی میدان میں آگئے ہیں۔ جنہوں نے اس خانہ ساز تاریخ کی خانہ تلاشی شروع کردی ہے۔ دبیز پردوں تلے چھپے حقائق کا جشن رونمائی سماں پکڑتا جارہا ہے اور دن بدن صورت حال واضح سے واضح تر ہوتی جارہی ہے۔

لہٰذا مولوی زبیر احمد ظہیر کو یہ حقیقت آئینہ احوال سے دیکھ لینی چاہیئے کہ پاکستان ایک سنی خواب تھا جو سنی قوم کو آیا اور سنیوں ہی نے اسے عملی جامہ پہنایا۔ جس کے نتیجے میں "سنی پاکستان معرض وجود میں آیا۔"

پاکستان کے طول وعرض میں لاؤڈ سپیکروں سے صلوٰۃ وسلام کو آواز اور شاہراہوں پر صلوٰۃ وسلام کے بورڈ اس سرزمین کا فطری مزاج ہے۔

افسوس صد افسوس! کاش کہ منکرین صلوٰۃ وسلام مکہ شریف کے شجر وحجر کے عقیدہ وعقیدت کو ہی سمجھ پاتے۔ حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

عن علی بن ابی طالب قال کنت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمکۃ فخرجنا فی بعض نواحیھا فما استقبلہ جبل ولا شجر الا وھو یقول.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (رواہ الترمذی والدارمی' مشکوٰۃ ص ۵۴۰)

ترجمہ: حضرت علی مرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف میں تھا۔ ہم مکہ شریف کی بعض اطراف میں نکلے جو پہاڑ اور درخت بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اس نے "اسلام علیک یا رسول اللہ" کہا۔

اہل سنت کے جذبات تو یہ ہیں۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ بھولے بھٹکے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین) بجاہ طٰہٰ ویٰسین

وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد و الہ واصحابہ اجمعین.